



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

سوال: السلام علیکم! کسی نے سوال کیا ہے کہ کیا عورت اللہ کو حاضر ناظر جان کر اپنا نکاح مرد سے خود ہی کر سکتی ہے؟ اور کہا جائے کہ ایسے نہیں ہوتا تو جواب ملتا ہے کہ اللہ سے بڑا کون گواہ ہو سکتا ہے؟ شریعت میں اس کی کیا سزا ہے؟ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی

جواب: کیا عورت اللہ کو حاضر ناظر جان کر اپنا نکاح مرد سے خود ہی کر سکتی ہے؟ ۱۔ عورت کے نکاح کے لیے یہ لازم ہے کہ ایجاب و قبول اور حق مہر کے علاوہ عورت کا ولی اور کم از کم دو گواہ موجود ہوں۔ بغیر دو گواہوں کے نکاح کو اہل علم کے اتفاق کے مطابق نکاح کہنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ اس کے نکاح نہ ہونے کے دلائل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ روایات ہیں کہ جن میں آپ نے فرمایا کہ ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے یا ولی اور دو گواہوں کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے وغیرہ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے دونوں روایات کو صحیح کہا ہے۔

(الانکاح اللایولی) رواہ أبو داود (2085) والترمذی (1101) وابن ماجہ (1881) من حدیث ابی موسیٰ الأشعری، وصحہ الالبانی فی صحیح الترمذی۔
وقوله صلی اللہ علیہ وسلم: (الانکاح اللایولی وسنہ یحییٰ عدل) رواہ البیہقی من حدیث عمران وعائشہ وصحہ الالبانی فی صحیح الجامع برقم (7557)۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحمد للہ

یشترط لصحة النکاح: أن یعقده ولی المرأة، وأن یشہد العقد یدان مسلمان؛ لقوله صلی اللہ علیہ وسلم: (الانکاح اللایولی) رواہ أبو داود (2085) والترمذی (1101) وابن ماجہ (1881) من حدیث ابی موسیٰ الأشعری، وصحہ الالبانی فی صحیح الترمذی۔

وقوله صلی اللہ علیہ وسلم: (الانکاح اللایولی وسنہ یحییٰ عدل) رواہ البیہقی من حدیث عمران وعائشہ وصحہ الالبانی فی صحیح الجامع برقم (7557)۔
وولی المرأة: أبوہا ثم لہ ثم ابنہا (إن وجد) ثم أخوها الشقیق ثم أخوها من الأب ثم ابن الأخ الشقیق، ثم ابن الأخ من الأب، ثم العم ثم ابنہ ثم الحاکم المسلم۔
المعنی (9/355)۔

وإذا كانت المرأة مسلمة: اشترط أن یكون ولیها مسلماً۔

قال ابن قدامیرحمہ اللہ: "أما الکافر فلا یشہد علی مسلمة یحال، بإجماع أہل العلم، منهم مالک والشافعی والحنبلی وأصحاب الرأی، وقال ابن المنذر: أجمع علی بطلان من نكح من غیظ عنہ من أہل العلم" انتہی من "المعنی" (377/9)۔

وعلیہ: فإذا کان ولیک مسلماً، فقد تحقق شرط الولی۔

وإذا لم یکن مسلماً، لم یصح النکاح، ووجب تجدید العقد، علی ید ولیک المسلم إن وجد، فإن لم یوجد، زوجک التامنی المسلم إن وجد، وإلا ففسخ المکرر الإسلامی ونحوہ من لم یزنی بین المسلمین، فإن لم یوجد زوجک رجل عدل من المسلمین۔

وأما الشہادۃ: فالمتفقون علیہا: شہادۃ الشہدین المسلمین علی العقد الدیمی ستم بین الولی والخطب، فقل من حضر العقد من کاتب وقریب وما ذلک وغیرہ، فهو شہد علیہ، إن کان صالحاً للشہادۃ، آبی مسلماً عدلاً۔
وذهب جمیع من أہل العلم إلی أن "إشہار النکاح وإعلانه" یعنی عن الإشہاد، لما روی أحمد عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (أعلنوا النکاح) والحدیث حسنہ الالبانی فی إرواہ الطلیع برقم (1993)۔

قال شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: "لا یشہد فی النکاح مع الإعلان یصح وإن لم یشہد یدان، وأما مع الکتمان والإشہاد: فبما یظفر فیہ۔

وإذا أجمع الإشہاد والإعلان فبذلک لا یرجع فی صحته۔

وإذا انشأ الإشہاد والإعلان: فبطل عنہما العلماء، وإن قدر فیہ خلاف فوقیل "انتہی من "الاختیارات الفقهیة" ص 177۔

ویظفر جواب السؤال رقم: (124678) ورقم: (112112)۔

وعلیہ: فإذا کان الشہدان شہدا العقد، أو حصل الإشہار والإعلان للنکاح، فزوجک صحیح، وإلا لکنک تجدید العقد۔

واللہ اعلم۔